جناب اکرام اللہ شاہد ابن مدرار
سابق ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد

مولانا مدرار اللہ مدرار نقشبندی

ممتاز عالم دین اور تحریک پاکستان کے سرگرم رہنما
کی مذہبی اور ملی جدو جہد پر ایک نظر

قبلہ گاہ والد محترم علامہ مفتی مدرار اللہ مدرار ایک جید عالم دین' ممتاز محقق صحافی اور علمی وادبی دنیا میں جانی پہچانی شخصیت ہونے کے علاوہ ایک پاکباز صوفی بھی تھے۔ آپ قطب الارشاد شیخ العلماء والصلحاء حضرت مولانا عبدالمالک صدیقیؒ (المعروف بہ خانیوال حضرت صاحب) کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ عربی' فارسی' اردو اور پشتو کے کہنہ مشق شاعر' ادیب اور نقاد بھی تھے۔ ۱۹۳۵ء سے آپ اہم علمی' دینی' تبلیغی اور تصنیفی خدمات انجام دینے میں سرگرمی سے مصروف رہے۔ آپ نے اپنا قلم اور تن من دھن اسلام' پاکستان اور اسلامی نظام کے استحکام ونفاذ کیلئے وقف کر رکھا تھا۔

''آپ کے عالمانہ وفاضلانہ مقالات اور تحقیقی نگارشات ملک کے متعدد مجلات' جرائد واخبارات اور رسائل کی زینت بن چکیں ہیں۔ بیشتر مضامین ومقالات اور تصنیف وتالیف میں زیادہ زور دشمنان اسلام کی طرف سے باطل خیالات ونظریات کی تردید وابطال پر صرف کرتے ہوئے اہل باطل کا خوب تعاقب ومواخذہ کیا ہے۔ علمی استعداد پختہ ہونے کے ساتھ ساتھ علمی ودینی مسائل سے لے کر عصر حاضر کی ضروریات تک پر ان کی گہری نظر تھی۔ کسی بھی مسئلہ پر دلیل کے بغیر کوئی بات نہیں کرتے تھے اور اپنی ذہانت ومہارت سے ہر مسئلہ پر مضبوط دلیلیں نکال کر سب سے اپنا لوہا منوا لیتے اور مسئلہ کے ایک ایک گوشہ کو اس طرح اجاگر کرتے کہ حیرت ہوتی تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے تصنیفات وتالیفات کا بیش بہا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ عمر کے آخری حصے میں مرحوم نے چوہدری غلام احمد پرویز (جو باتفاق علماء اسلام خارج از اسلام ہے) کی نام نہاد تفسیر اور رسالے تنقیدی نظر سے مطالعہ کئے اور اپنی خداداد بصیرت اور حسن تحریر سے اس عظیم فتنہ کے تعاقب ومواخذہ میں ''پرویز اور قرآن'' کے نام سے ایک ایسی کتاب تصنیف فرمائی جس میں پرویز ہی کی کتابوں سے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا کہ پرویز نہ صرف منکر حدیث ہے بلکہ منکر قرآن بھی ہے اور روز روشن کی طرح واضح کیا کہ پرویز نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' روز قیامت' فرشتوں' قرآن اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ سے بھی منافقانہ انداز میں انکاری ہے'' (بحوالہ ماہنامہ ''العصیہ'' چارسدہ بابت مئی ۱۹۹۴ء)

مولانا مدرار اللہ مدرار ۲۶ راگست ۱۹۱۳ء کو مردان کے ایک ممتاز علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

والد کا نام مولانا میر حسین (یوسف زئی) تھا جو ایک جید عالم دین اور فقیہ تھے۔ مولانا میر حسین نے علمائے ہند اور خصوصاً علمائے بنگال سے علوم متداولہ کی تکمیل کی تھی۔ چونکہ آپ کا خاندان علم وفضل کے لحاظ سے مشہور تھا اس لئے تحصیل علم کے بعد جب واپس مردان پہنچے تو درس وتدریس کا سلسلہ قائم کر دیا۔ ابتداء ہی سے آپ کو فقہ حنفی سے کافی شغف تھا۔ اس لئے آپ نے فقاہت میں کمال حاصل کر لیا اور فقہ حنفی کا درس دینا شروع کیا۔ کثیر تعداد میں طلباء آپ سے فقہ کی کل کتابیں پڑھتے۔ بلکہ جب طلباء علم کی تکمیل کر لیتے تو پھر آپ کی خدمت میں رہ کر فقہ حنفی کے مشکل مقامات کو پڑھتے اور سمجھتے۔ علمی کمالات کے ساتھ ساتھ زہد وریاضت، مجاہدات اور سلوک کی طرف بھی پوری توجہ دی۔ امام المجاہدین حضرت حاجی صاحب ترنگزئیؒ سے طریقہ قادریہ ونقشبندیہ میں بیعت کی تھی۔ مولانا میر حسین نے ستر برس کی عمر میں بمقام مردان ۱۶ راگست ۱۹۳۰ء کو انتقال فرمایا (بحوالہ ''تذکرہ علماء ومشائخ سرحد'' جلد دوم ص ۲۶۹)

مولانا مدرار اللہ مدرار نے مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے والد سے دینی علوم کی ابتدائی کتابوں کے علاوہ فقہ کی کتابیں بھی پڑھیں۔ اس کے بعد وہ مختلف مقامات پر گئے اور نامور اساتذہ کرام سے درس نظامی کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔

مولانا مدرار اللہ مدرار نے ۱۹۳۵ء میں عملی طور پر مذہبی اور ملی جدوجہد کا آغاز کیا اور مجلس احرار مردان کے شعبہ تبلیغ کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ان دنوں مردان میں قادیانیت کی تحریک زوروں پر تھی جس کا انہوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ وہ مسلسل تبلیغی دوروں اور جلسوں میں مصروف رہے جس کے نتیجے میں قادیانیت کی تحریک ماند پڑ گئی اور کئی قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس پر قادیانیوں نے مولانا کے خلاف اس وقت کے انگریز ڈپٹی کمشنر کے پاس شکایت کی مولانا کی تقریروں سے ہمیں نقص امن کا خطرہ پیدا ہوا ہے۔ انگریز حاکم نے مولانا کی زبان بندی کرانی چاہی اور مولانا مدرار سے زبان بندی اور حفظ امن کی ضمانت طلب کی لیکن مولانا نے پیران ڈاگہ مردان میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اس جلسہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے زبان بندی کے حکم اور حفظ امن کی دفعہ کو توڑ ڈالا۔ ضلعی انتظامیہ نے مولانا کی اس تقریر کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ الف کی زد میں لا کر انہیں اور ان کے دو ساتھیوں مولانا عبدالحکیم (اسماعیلہ، صوابی) اور مولانا فضل حق (پشاور) کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔

حکومت کے اس اقدام پر پورے ملک میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ مجلس احرار اسلام اور جمعیت العلمائے صوبہ سرحد کے اکابرین نے احتجاج کے طور پر مردان میں عظیم الشان جلسے منعقد کئے اور حکومت پر دباؤ ڈالا کہ مولانا اور ان کے ساتھیوں کے خلاف تعزیری احکام واپس لئے جائیں۔ مسلمانوں کی طرف سے شدید احتجاج کی بناء پر اسٹنٹ کمشنر مردان نے ۱۸ رجون ۱۹۳۵ء کو اپنے عدالتی حکم میں قرار دیا کہ ''تا اختتام مقدمہ تم پر کسی قسم کی پابندی نہیں، تم باقاعدہ حسب سابق اپنے تبلیغی سلسلہ کو جاری رکھ سکتے ہو اور مرزا کو کافر، دجال اور کذاب کہہ سکتے ہو اور مسلمانوں کو

مرزائیوں سے الگ رہنے کی تلقین کر سکتے ہو'' (بحوالہ روز نامہ ''احسان'' لاہور ۲۲رجون ۱۹۳۵ء)

اس احتجاج میں مجلس احرار اسلام کے رہنما حضرت مولانا غوث ہزاروی' مولانا مظہر علی اظہر (لاہور) جمعیت العلمائے صوبہ سرحد کے صدر مولانا شاکر اللہؒ (نوشہرہ) اور نائب صدر مولانا محمد شعیبؒ (مردان) کے علاوہ نواب سر محمد اکبر خان ہوتی' اور خان غلام محمد خان لونڈ خوڑ پیش پیش تھے۔ خان ثمین جان ایڈووکیٹ (مردان) کی وہ خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جو انہوں نے مولانا کے مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے انجام دیں۔

مولانا مدرار نے ہمیشہ حق کا ساتھ دیا اور حق و باطل کے معرکے میں کبھی بھی کسی مصلحت کا لحاظ نہیں کیا۔ آپ ایک بیباک اور نڈر عالم دین تھے۔ آپ قلب سلیم اور ذہن رسا کے مالک تھے زہد و تقویٰ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ حضرات انبیاءؑ کے ساتھ آپ کا والہانہ عشق و محبت ان کی تحریروں کی ایک ایک سطر سے عیاں ہے۔

مولانا مدرار اللہ مدرار اور ان کے بڑے بھائی مولانا محمد شعیب تحریک آزادی کے دوران صوبہ سرحد کے ''مولوی برادران'' کے نام سے مشہور تھے۔ دونوں بھائیوں کی کوششوں سے صوبہ سرحد میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلے میں ستمبر ۱۹۳۷ء میں ایبٹ آباد میں صوبہ سرحد کے جید علماء کرام اور سیاسی زعماء کا جلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد شعیب کو آل انڈیا مسلم لیگ صوبہ سرحد کا پہلا صوبائی صدر نامزد کیا گیا۔ ۱۹۳۸ء میں مولانا محمد شعیب کو دوبارہ مسلم لیگ کا صدر' بیرسٹر میاں ضیاء الدین اور خان بہادر سعد اللہ خان کو نائب صدور' جبکہ بیرسٹر محمد اسماعیل غزنوی کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

مولانا محمد شعیب نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے' جبکہ مولانا مدرار اللہ مدرار نے جمعیت العلمائے صوبہ سرحد کے پلیٹ فارم سے قیام پاکستان کے لئے شبانہ روز محنت کی۔ مولانا مدرار اللہ مدرار اور ان کے بڑے بھائی مولانا محمد شعیبؒ نے ۲۳رمارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی اور اس موقع پر قائداعظم سے شرف ملاقات بھی حاصل کیا۔

لاہور سے واپسی کے بعد مولانا مدرار اللہ مدرار نے ایک نئے عزم اور ولولے کے ساتھ سرحد کے عوام کو پاکستان کا ہمنوا بنانے کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ ۲۶ر اپریل ۱۹۴۲ء کو مردان میں اپنی قیام گاہ پر صوبہ سرحد کے علماء کرام کا ایک اجلاس طلب کیا جس میں پاکستان کے قیام کے لئے کوششیں تیز کرنے اور اس مقصد کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عزم کیا گیا۔ اس موقع پر جمعیت العلمائے صوبہ سرحد کی تشکیل نو کی گئی اور مولانا مدرار اللہ مدرار کو اس کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس میں مولانا کی تحریک پر متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں پاکستان کو برصغیر کے مسلمانوں کا سیاسی اور مذہبی نصب العین قرار دیا گیا۔

مولانا مدرار اللہ مدرار نے ایک خط کے ذریعے قائداعظم محمد علی جناح کو اجلاس کی کارروائی سے آگاہ کیا اور

انہیں حصول پاکستان کی جدوجہد میں علماء صوبہ سرحد کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ آپ کے اس خط کے جواب میں قائداعظم نے ۲؍جون ۱۹۴۲ء کو انہیں شکریہ کا خط ارسال کیا جس میں قیام پاکستان کے لئے مولانا اور دیگر علماء سرحد کی کوششوں کو سراہا گیا۔

۱۹۴۲ء میں ایک موقع پر جب مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''پاکستان اسلامی روح کے منافی ہے'' اور متحدہ قومیت پر زور دیا تو مولانا مدرار اللہ مدرار نے جمعیت العلماء صوبہ سرحد کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اس کی تردید میں ''پاکستان اور متحدہ قومیت پر مذہب اسلام کی روشنی میں مدلل بحث'' کے زیرعنوان ایک مبسوط مقالہ لکھا جو موقر روزنامہ ''زمیندار'' لاہور نے ۷؍جولائی سے ۱۶؍جولائی ۱۹۴۲ء تک چھ اقساط میں شائع کیا۔ اس مقالے میں مولانا مدرار اللہ مدرار نے یہ ثابت کیا کہ پاکستان اسلامی روح کے عین مطابق ہے اور اس کے مقابلے میں اکھنڈ بھارت اور متحدہ قومیت اسلام کے منافی ہے۔

جون ۱۹۴۳ء میں مولانا کو ضلع مردان مسلم لیگ کا سیکرٹری اطلاعات جبکہ پراونشل مسلم لیگ صوبہ سرحد کے مجلس عاملہ اور آرگنائزنگ کمیٹی مسلم لیگ صوبہ سرحد کا ممبر بھی مقرر کیا گیا۔ آپ نے ۲۴؍اپریل ۱۹۴۳ء کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں مسلم لیگ کے مندوب کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس موقع پر قائداعظم نے مولانا کو شرف ملاقات بخشا۔ اس ملاقات میں قائداعظم نے مولانا مدرار اللہ مدرار پر زور دیا کہ وہ آزاد قبائل میں مسلم لیگ کو مضبوط بنانے، منظم کرنے اور انہیں مطالبہ پاکستان پر متحد کرنے کیلئے کوششیں تیز کریں۔ (بحوالہ روزنامہ ''احسان'' لاہور، ۳؍مئی ۱۹۴۳ء)

دہلی سے واپسی کے بعد مولانا مدرار اللہ مدرار نے اپنے بھائی مولانا محمد شعیب اور مولانا عبدالرؤف نوشہرہ کے ہمراہ آزاد قبائل مہمند، صافی، قندہاری، باجوڑ اور چارمنگ کا دورہ کیا اور قبائل کے مشہور پیر طریقت حضرت بابڑہ ملا صاحب کے فرزند اکبر اور جانشین حضرت گل صاحب کو قائداعظم و مسلم لیگ کا پیغام پہنچایا۔ حضرت گل صاحب نے مولانا مدرار اللہ مدرار کو قائداعظم کے نام ایک پیغام دیا اور فرمایا کہ مسلمانانِ ہند کی خودمختار اور آزاد مملکت پاکستان کے لئے ہمارا مکمل اور پرخلوص تعاون قائداعظم کے ساتھ ہے۔ مولانا مدرار اللہ مدرار نے قائداعظم کو اپنے دورے کی رپورٹ ارسال کی۔ ان دنوں قائداعظم کشمیر کے دورے پر تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے ۶؍جولائی ۱۹۴۴ء کو مولانا کو شکریہ کا ایک مکتوب ارسال فرمایا۔

۲۴؍نومبر ۱۹۴۵ء کو قائداعظم مردان کے دورے پر تشریف لائے۔ اس دورے کی کامیابی میں بھی مولانا نے نمایاں کردار ادا کیا۔ فروری ۱۹۴۷ء میں صوبہ سرحد میں سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز مردان سے کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق ۳؍مارچ ۱۹۴۷ء کو مولانا نے مسلم لیگ کے ایک عظیم الشان جلوس کی قیادت کی۔ مردان کی عدالتوں کو گھیرے میں لے

کر مولانا نے جج کو کرسی سے اتارا اور عدالت کے کام کو معطل کر کے خود کرسی عدالت پر بیٹھ گئے۔ بعد میں پولیس کی بھاری نفری نے مولانا کو ان کے دوسرے ساتھیوں خان غلام سرور خان مہمند اور ملک میر اکبر خان کے ہمراہ گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ قیام پاکستان کے اعلان ۳ جون ۱۹۴۷ء کے بعد آپکو دوسرے سیاسی قیدیوں کے ہمراہ رہا کر دیا گیا۔

ریفرنڈم میں سرحد کے مسلمانوں کو اپنا حق استصواب پاکستان کے حق میں استعمال کرنے کیلئے آپ نے کافی محنت سے کام لیا۔ ۲۴ رجون ۱۹۴۷ء کو شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ صوبہ سرحد کے دورے پر تشریف لائے تو انہوں نے اپنے دورے کا آغاز مردان سے کیا۔ ان دوروں میں مولانا مدرار حضرت عثمانی کے ساتھ رہے۔ چنانچہ مولانا مدرار اور ان کے حلیف علمائے کرام نے جمعیت العلماء صوبہ سرحد کے پلیٹ فارم سے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کی رہنمائی میں اپنی ولولہ انگیز تقاریر کے ذریعے انڈین کانگریس اور اسکی ذیلی سرحدی تنظیم کو اس طرح بے نقاب کیا کہ مسلمانانِ سرحد نے ریفرنڈم میں بھاری اکثریت سے اپنا ووٹ پاکستان کے حق میں استعمال کر کے قیام پاکستان کے خلاف ہندو کانگریس کی ریشہ دوانیوں کو خاک میں ملا دیا۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو مولانا نے اردو اور پشتو میں ایک ہفت روزہ اخبار ''نوائے ملت'' مردان کا اجراء کیا جو ۱۹۸۵ء تک باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔

دسمبر ۱۹۸۲ء کو آپ ضلع مردان کے ڈسٹرکٹ خطیب مقرر ہوئے۔ آپ بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں جن میں بینات، شاتم رسول ﷺ شرع کی نظر میں، تجلیات صدیقی (اول ادبی انعام یافتہ)، جہاد کشمیر، پرویز اور قرآن، چاند کی تسخیر اور قرآن حکیم، خان عبدالغفار خان، سیاست اور عقائد، مدرار الفتاویٰ، عصمت انبیاء علیہم السلام، تحقیق ربا، تحریف قرآن کا فتنہ کے علاوہ پشتو زبان میں لکھی گئی بایزید انصاری (پیر تاریک) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا مدرار اللہ مدرار نے روزمرہ کے ضروری مسائل میں عامۃ الناس کی رہنمائی کیلئے تقریباً ایک ہزار فتوے جاری کیئے ہیں۔ آپ نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنیؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی تھی۔ انکی رحلت کے بعد مرشد کامل، قطب عالم حضرت مولانا محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندیؒ نے آپ کو اپنا خلیفہ مجاز مقرر فرمایا۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۷ء کو خان فدا محمد خان گورنر صوبہ سرحد نے مولانا مدرار اللہ مدرار کو تحریک پاکستان میں ناقابل فراموش کردار انجام دینے پر حکومت صوبہ سرحد کی طرف سے پاکستان میڈل سے نوازا۔

یکم فروری ۱۹۹۴ء کو آپ اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ آپ کی وفات کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۹۴ء کو میاں منظور احمد وٹو، وزیر اعلیٰ پنجاب نے تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ لاہور کی طرف سے مولانا مدرار کو قیام پاکستان میں نمایاں خدمات انجام دینے پر تحریک پاکستان گولڈ میڈل سے نوازا۔